Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ الفضل ربوہ
یوم جمعہ
The Daily ALFAZL RABWAH
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
قیمت ۲۰ پیسے
جلد ۶۶/۳۱ | ۲۹ صفر ۱۳۹۷ھ ۔ ۱۸ تبلیغ ۱۳۵۶ ہش ۔ ۱۸ فروری ۱۹۷۷ء | نمبر ۴۰

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہم اپنے ہاتھوں اپنی سُوءِ فہم اور قصورِ علم کی وجہ سے مبتلائے مصائب ہوتے ہیں

ورنہ خدا تو ہمہ رحم و کرم ہے اس نے دُنیا کی کوئی چیز بھی نفع سے خالی نہیں بنائی

"یہ بات بھی خوب یاد رکھنی چاہیئے کہ ہر بات میں منافع ہوتا ہے۔ دُنیا میں دیکھ لو اعلیٰ درجہ کی نباتات سے لے کر کیڑوں اور چوہوں تک بھی کوئی چیز ایسی نہیں جو انسان کے لئے منفعت اور فائدہ سے خالی ہو۔ یہ تمام اشیاء خواہ وہ ارضی ہیں یا سماوی اللہ تعالیٰ کی صفات کے اظلال اور آثار ہیں۔ اور جب صفات میں نفع ہی نفع ہے تو بتلاؤ کہ ذات میں کس قدر نفع اور سُود ہوگا۔ اِس مقام پر یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ جیسے ان اشیاء سے کسی وقت نقصان اُٹھاتے ہیں تو اپنی غلطی اور نافہمی کی وجہ سے، اِس لئے نہیں کہ نفس الامر میں ان اشیاء میں مضرّت ہے بلکہ اپنی غلطی اور خطاکاری سے، اِسی طرح پر ہم اللہ تعالیٰ کی بعض صفات کا علم نہ رکھنے کی وجہ سے تکلیف اور مصائب میں مبتلا ہوتے ہیں ورنہ خدا تعالیٰ تو ہمہ رحم اور کرم ہے۔ دُنیا میں تکالیف اُٹھانے اور رنج پانے کا یہی راز ہے کہ ہم اپنے ہاتھوں، اپنی سُوءِ فہم اور قصورِ علم کی وجہ سے مبتلائے مصائب ہوتے ہیں۔ پس اس صفاتی آنکھ کے ہی روزن سے ہم اللہ تعالیٰ کو رحیم و کریم اور حد سے زیادہ، قیاس سے باہر نافع ہستی پاتے ہیں اور ان منافع سے زیادہ بہرہ ور وہی ہوتا ہے جو اس کے زیادہ قریب اور نزدیک ہوتا جاتا ہے اور یہ درجہ ان لوگوں کو ہی ملتا ہے جو متقی کہلاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے قُرب میں جگہ پاتے ہیں۔ جوں جوں متقی خدا تعالیٰ کے قریب ہوتا جاتا ہے ایک نورِ ہدایت اُسے ملتا ہے جو اس کی معلومات اور عقل میں ایک خاص قسم کی روشنی پیدا کرتا ہے۔"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۸ر تبلیغ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

کل قارورہ کا ٹیسٹ کروایا تو معلوم ہوا کہ اس میں انفیکشن کافی ہے

احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۱۸ر تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

بے چینی اور ضعف کی تکلیف بہت ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

بتاریخ ۱۹ر جنوری ۱۹۷۷ء بروز بدھ صاحبزادہ سید فہیم احمد صاحب ابن محترم صاحبزادہ سید ابوالحسن قدسی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے لاہور میں بیٹا عطا فرمایا۔ نومولود حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پڑپوتا اور مکرم عباد اللہ صاحب گیانی مینیجر روزنامہ الفضل کا پڑنواسہ ہے۔ انور احمد نام رکھا گیا۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمرِ دراز عطا فرمائے۔ دینی و دنیوی نعماء سے متمتع کرے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ
ایک اور یاددہانی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث عدۃ المؤمن کاخذ الکف آپ نے بارہا پڑھی اور سُنی ہے اور آپ اپنے وعدوں کو پورا کرنے میں اس کا خیال بھی رکھتے ہیں تاہم یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ مومنوں کو یاددہانی ہوتی رہنی چاہیئے۔ سو اس حکم کی تعمیل میں صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں وعدہ کرنے والے مخلصین کی خدمت میں گزارش ہے کہ ۲۸ فروری ۱۹۷۷ء تک ان کے کل وعدہ کا ۱/۵ تک ادا ہو جانا چاہیئے۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸ تبلیغ ۱۳۵۶ ہش
۱۸ فروری ۱۹۷۷ء

اللہ تعالیٰ کا غیر معمولی فضل و احسان اور ہمارا فرض

اللہ تعالیٰ جب اصلاحِ خلق اور غلبۂ حق کی غرض سے اپنے کسی مامور کو دُنیا میں مبعوث فرماتا ہے تو اکثر لوگ اس کی آواز پر کان دھرنے اور اس کی باتوں پر ایمان لانے کی بجائے اُس کو جھٹلاتے اور اس کی مخالفت پر کمربستہ ہو جاتے ہیں۔ بہت تھوڑے لوگ ہوتے ہیں جو ابتداء میں اس پر ایمان لا کر اس کے اعیان و انصار میں شمولیت کا شرف حاصل کرتے ہیں۔

اِس میں شک نہیں یہ ایمان لانے والے وہی لوگ ہوتے ہیں جن میں پہلے سے فطری سعادت موجود ہوتی ہے لیکن ضروری نہیں ہوتا کہ ہر وہ شخص جو بظاہر سعید الفطرت ہو ضرور ہی اُس پر ایمان لے آئے۔ فطری گواہی کے باوجود بہت سے لوگ دوسروں کے کہنے میں آ کر یا لوگوں کی مخالفت کے ڈر سے مامور من اللہ کی آواز پر لبیک کہنے سے محروم رہ جاتے ہیں اور پھر نقصان اٹھانے والوں میں جا شامل ہوتے ہیں۔ فی الاصل یہ اللہ ہی کا فضل ہوتا ہے جو سعید الفطرت انسانوں کو حق کی طرف کھینچ لاتا ہے۔ اگر اللہ کا فضل شاملِ حال نہ ہو تو ایسے موقع پر جب پوری کی پوری قوم مامور من اللہ کو جھٹلانے پر تُلی ہوئی ہو اور مامور من اللہ کا ساتھ دینے والوں کو ہر قسم کی ایذائیں پہنچانے اور مظالم کا تختۂ مشق بنانے میں معروف ہو بعض لوگوں کی فطری سعادت دب کر رہ جاتی ہے اور انہیں قبولِ حق کی توفیق نصیب نہیں ہوتی۔ قبولِ حق کی توفیق اُنہی خوش نصیبوں کو ملتی ہے جن پر خدا تعالیٰ اپنا فضل نازل کر کے ان کے دِلوں کو حق کی طرف پھیر دیتا ہے اور پھر انہیں یہ ہمّت اور حوصلہ بھی عطا کرتا ہے کہ وہ کسی بھی دنیوی نقصان کی پرواہ کئے بغیر قبولِ حق پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جہاں جہاں ان لوگوں کا ذکر کیا ہے جو مامورینِ الٰہی پر ایمان لائے وہاں ساتھ ہی یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر اللہ کا فضل ان کے شاملِ حال نہ ہوتا تو انہیں قبولِ حق کی سعادت نصیب نہ ہوتی۔ مثال کے طور پر بنی اسرائیل کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝
(البقرہ آیت ۶۵)

ترجمہ:۔ اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم ضرور نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاتے۔

اِسی طرح جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شدید مخالفت ہوئی اور کفارِ مکّہ نے اپنی جگہ اور اہلِ کتاب نے اپنی جگہ لوگوں کو اسلام قبول کرنے سے روکنا شروع کیا تو اللہ تعالیٰ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ فضل اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ جس پر چاہتا ہے اپنا فضل کرتا ہے کوئی اسے فضل نازل کرنے سے روک نہیں سکتا چنانچہ فرمایا:۔

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝
(آل عمران آیات ۷۴، ۷۵)

ترجمہ:۔ کہہ دے کہ فضل تو یقیناً اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے فضل بخشتا ہے اور اللہ وسعت دینے والا اور بہت جاننے والا ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے (اسے) اپنی رحمت کے لئے خاص کر لیتا ہے اور اللہ بڑا فضل کرنے والا ہے۔

نیز اِسی ضمن میں مزید فرمایا کہ جسے خدا ہدایت دے وہی ہدایت پا سکتا ہے اور جس کے متعلق اس کا فیصلہ یہ ہو کہ وہ اپنی شامتِ اعمال کے نتیجہ میں گمراہی میں ہی بھٹکتا رہے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ چنانچہ فرمایا:۔

مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ۝
(الکہف آیت ۱۸)

ترجمہ:۔ جسے اللہ (ہدایت کا) راستہ دکھائے وہی ہدایت پر ہوتا ہے اور جسے وہ گمراہ کرے اس کا تُو (کبھی) کوئی دوست اور راہنما نہ پائے گا۔

الغرض مامورینِ الٰہی کو شناخت کر لینا اور ان کی دعوت کو قبول کرتے ہوئے ان پر ایمان لے آنا بہت بڑی سعادت ہوتی ہے اور یہ سعادت اُنہی کے حصّہ میں آتی ہے جنہیں خدا تعالیٰ اپنے فضلوں کا مورد بنانے کے لئے چُن لیتا ہے۔ اب چونکہ ہدایت کا ملنا اللہ تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہوتا ہے اِس لئے مامور من اللہ پر ایمان لانے والوں کا اللہ تعالیٰ نے یہ فرض قرار دیا ہے کہ وہ اِس فضل و احسان کو یاد کر کر کے خدا تعالیٰ کا بکثرت ذکر کریں اس کی بڑائی بیان کریں اور اِس طرح اُس کا شکر ادا کرتے رہیں جیسا کہ وہ فرماتا ہے:۔

(۱) وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ ۝
(البقرہ آیت ۱۹۹)

ترجمہ:۔ اور جس طرح اُس نے (یعنی اللہ نے) تمہیں ہدایت دی ہے (اس کے مطابق) اسے یاد کرو اور اس سے پہلے تم یقیناً گمراہوں میں سے تھے۔

(۲) وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ (البقرہ آیت ۱۸۶)

ترجمہ:۔ اور اِس (بات) پر اللہ کی بڑائی کرو کہ اس نے تم کو ہدایت دی ہے اور تا کہ تم اس کے شکرگزار بنو۔

ہم پر خدا تعالیٰ کا یہ بہت بڑا فضل اور احسان ہے کہ اُس نے اِس زمانہ میں اُس عظیم الشان مامور کو شناخت کرنے اور اس کی آواز پر لبیک کہنے کی توفیق عطا فرمائی ہے جس کے خود اُمّت میں احیاء و غلبۂ اسلام کی غرض سے مبعوث ہونے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی تھی اور یہاں تک فرمایا تھا کہ جو بھی میرے اس مہدی کا زمانہ پائے وہ اُس کی دعوت کو قبول کرے اور اُس تک میرا سلام پہنچائے اللہ تعالیٰ کے اِس فضل و احسان پر ہم جس قدر بھی اس کا شکر ادا کریں کم ہے اِسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند حضرت مسیح موعود و مہدیٔ معہود علیہ السلام نے ہمیں آپ کی وساطت سے حقیقی اسلام کی نعمت ازسرِنو حاصل ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے اور ہمیشہ کرتے چلے جانے کی بار بار نصیحت فرمائی ہے۔ مثال کے طور پر حضور علیہ السلام نے ۲۷۔ دسمبر ۱۹۰۱ء کو تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اب خدا کا شکر ادا کرو کہ اُس نے عین وقت پر دستگیری فرمائی ہے اور اِس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ اِس لئے تم کو مناسب ہے کہ اس فضل کو جو تمہیں دیا گیا ہے ضائع نہ کرو اور ادب کی نگاہ سے دیکھو۔ اور اُس مدد اور نصرت کی جو تمہیں دی گئی ہے قدر کرو... یہ خدا کا خاص فضل ہوتا ہے کہ... نیکی کی قوت رکھنے والے اُس شخص کو جو خدا سے قوت اور طاقت پا کر روح القدس سے بھر کر بولتا ہے شناخت کر لیتے ہیں۔ پس تم پر خدا تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے تمہیں یہ قوت عطا کی اور شناخت کی آنکھ دی۔ اگر وہ یہ فضل نہ کرتا تو جیسے اَور لوگ پردوں میں ہیں اور گالیاں دیتے ہیں تم بھی ان میں ہی ہوتے۔ جس چیز نے تم کو کھینچا ہے وہ محض خدا کا فضل ہے.... یہ خیال مت کرو کہ ہم مسلمان ہیں۔ اسلام بڑی نعمت ہے اس کی قدر کرو اور شکر کرو۔ اس کے اندر فلاسفی ہے جو زبان سے (اپنے آپ کو مسلمان) کہہ دینے سے حاصل نہیں ہوتی۔ اسلام اللہ تعالیٰ کے تمام تصرفات کے نیچے آ جانے کا نام ہے اور اس کا خلاصہ خدا کی سچی اور کامل اطاعت ہے۔ مسلمان وہ ہے جو اپنا سارا وجود خدا تعالیٰ کے حضور رکھ دیتا ہے بغیر کسی امیدِ پاداش کے۔ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۸۰، صفحہ ۱۸۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

متاعِ ایمان کے رہزن

مکرم حافظ ملک منور احمد صاحب جہلمی متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

اسلام ایک حسین مذہب ہے اور اس کی تعلیم بھی حسین۔ تمام احکام اسلام و معارف اور ہر قسم کی نصائح سے پُر ہے۔ اسلام جہاں اپنے پیروؤں کو عظیم الشان تعلیم اپنانے اور قرب الی اللہ کے حصول کے ذرائع بتاتا ہے وہاں یہ بھی آگاہ کر دیتا ہے کہ دیکھنا یہ راستہ بہت ہی پُرخطر ہے ہر وقت راہزنوں، لٹیروں کا ڈر لگتا ہے۔ اے مسافر! قدم سنبھل سنبھل کر اور چستی سے رکھنا۔

ان خطرناک رہزنوں میں زیادہ اہمیت کے حامل غیبت، بدظنی اور تجسس ہیں ان میں سے کوئی ایک بھی نقصان پہنچا کر خرابیٔ ایمان کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ یہ عیوب بسا اوقات کثرت سے ان اقوام میں پیدا ہوتے ہیں جو ایک لمبے عرصہ تک غلامی کے دور میں رہ چکی ہوں۔ باوجود کافی عرصہ آزاد رہنے کے آج بھی ہماری قوم کو یہی بیماری گھن کی طرح کھا رہی ہے۔

قرآن مجید اس بارہ میں واضح حکم دیتا ہے:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ۔

(سورۃ الحجرات ع۲)

اس آیت کریمہ میں تینوں برائیوں کی خوب مذمت کی گئی ہے۔ فرمایا اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچتے رہا کرو کیونکہ بعض گمان گناہ بن جاتے اور تجسس سے کام نہ لیا کرو۔ اور تم میں سے بعض ——— بعض کی غیبت نہ کیا کریں کیا تم میں سے کوئی اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا۔ (اگر تمہاری طرف یہ بات منسوب کی جائے تو) تم اس کو ناپسند کرو گے اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اللہ بہت ہی توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اس آیت کریمہ پر نظر ڈالنے کے بعد اب ہم ان امور کی وضاحت اپنے آقا و مولیٰ اور ہادی و رہبر حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سنتے ہیں:۔

عن أبي هريرة قال قيل يا رسول الله! ما الغيبة؟ قال ذكرك أخاك بما يكره قال أفرأيت إن كان فيه ما أقول؟ قال إن كان فيه ما تقول فقد اغتبته وإن لم يكن فيه ما تقول فقد بهته۔

(ترمذی)

یعنی حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا یا رسول اللہ غیبت کسے کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ تیرا اپنے بھائی کا ایسے رنگ میں ذکر کرنا جو اسے بُرا لگے غیبت کہلاتا ہے۔ اس صحابی نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! اگر اس شخص میں وہ بات پائی جاتی ہو تو پھر بھی؟ آپ نے فرمایا۔ اگر اس میں وہ بات پائی جاتی ہو تو وہی غیبت ہے اور اگر تو ایسی بات کہتا ہے جو اس میں نہیں پائی جاتی تو وہ بہتان ہے

پس پتہ چلتا ہے کہ غیبت یہ ہے کہ کسی کے عیوب کو اس کی عدم موجودگی میں بیان کرنا اور اگر اس میں وہ عیوب نہیں پائے جاتے تو یہ بہتان ہوگا

پھر تجسس کے بارے میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

ایک دوسرے کی عیب کی ٹوہ میں نہ رہو تجسس نہ کرو۔

(مسلم باب تحریم الظن)

پھر دوسری روایت میں ہے فرمایا:۔

"اپنے بھائی کے خلاف جاسوسی نہ کرو۔ دوسروں کے عیبوں کی ٹوہ میں نہ لگے رہو"

غرض قرآن کریم اور خدا کا رسول صلے اللہ علیہ وسلم جو ہمارے مفسر قرآن ہیں۔ اس بات کا حکم دیتے ہیں کہ غیبت، بدظنی اور تجسس سے بچو اور ہر لحظہ بچتے رہو

اب ہم ان برائیوں سے پیدا ہونے والی خرابیوں کو قرآن و حدیث اور سلف صالحین نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نصائح و فرمودات کی روشنی میں دیکھتے ہیں

قرآن کریم مذکورہ بالا آیت میں فرماتا ہے کہ اے گروہ مومنین! تم اس ایمان کی بیخکنی کر دینے والی زہر سے بچو۔ پھر اس ذہن نارسا کو مزید سمجھانے کے لئے اسے عام فہم طریق پر تمثیل کی صورت میں بیان کر دیا۔ فرمایا:

"اس زہر کھانے کی مثال ایسی ہے کہ جیسے اپنے مُردار بھائی کا گوشت کھانا۔

پھر مزید فرمایا

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ

(سورۃ الھمزۃ)

یعنی ہر غیبت کرنے والے (اور) عیب چینی کرنے والے کے لئے عذاب (ہی عذاب) ہے۔

قرآن کریم کے بعد جب ہم احادیث نبویہ میں نگاہ دوڑاتے ہیں تو ہمیں نہایت ہی سنہری اور رس بھری آواز آتی ہے۔

"إياك والظن فإن الظن أكذب الحديث"

یعنی تم بدظنی سے بچو کیونکہ بدظنی بہت بڑا جھوٹ ہے۔

انسانیت کے مربی اعظم اور ہمارے ہادی و رہبر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم معراج کی رات کا واقعہ بیان فرماتے ہیں:۔

"کہ جب مجھے معراج ہوا تو عالمِ کشف میں میں ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ ان سے اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے میں نے پوچھا۔ اے جبرائیل! یہ کون ہیں تو انہوں نے بتایا کہ یہ لوگوں کا گوشت نوچ نوچ کر کھایا کرتے تھے اور ان کی عزت و آبرو سے کھیلتے تھے۔ یعنی ان کی غیبت کرتے اور ان کو حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی الغیبۃ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام عمدہ پیرایہ میں اس پر روشنی ڈالتے ہیں۔ فرمایا کہ "خدا تعالیٰ کی ستاری ایسی ہے کہ وہ انسان کے گناہ اور خطاؤں کو دیکھتا ہے لیکن اپنی اس صفت کے باعث اس کی غلطیوں کو اس وقت تک۔ جب تک کہ وہ اعتدال کی حد سے نہ گذر جاوے ڈھانپتا ہے۔ لیکن انسان کسی دوسرے کی غلطی دیکھتا بھی نہیں اور شور مچاتا ہے ..... ظالم انسان اپنے نفس پر ظلم کر بیٹھتا ہے اور کبھی کبھی خدا تعالیٰ کے حلم پر پوری اطلاع نہ رکھنے کے باعث بے باک ہو جاتا ہے۔ اس وقت وہ انتقام کی صفت کام کرتی ہے اور پھر اسے پکڑ لیتی ہے ......

غرض یہ ہے کہ جیسے اللہ تعالیٰ ہماری خطاؤں پر معاً نظر نہیں کرتا۔ اپنی ستاری کے طفیل رسوا نہیں کرتا۔ تو ہم کو بھی چاہیئے کہ ہر ایسی بات پر جو کسی دوسرے کی رسوائی یا ذلت پر منتج ہو فی الفور منہ نہ کھولیں۔

(اخبار الحکم ۱۲ جون ۱۸۹۹ء)

حضرت مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

عیب جوئی نہ کرو کہ تمہاری عیب جوئی کی جائے گی۔ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جس پیمانہ سے تم ناپتے ہو اُسی سے تمہارے واسطے ناپا جائے گا۔

حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"جو لوگ دوسروں کی نسبت بدظنیوں سے کام لیتے ہیں جب تک اپنی نسبت بھی وہ بدظنیاں نہ سن لیں نہیں مرتے"

(حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ)

قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نیز ائمہ و سلف صالحین کے فرمودات کی روشنی میں پتہ چلتا ہے کہ زہر ایسا ہے جو ایمان کو فوراً کھا جاتا ہے۔ ایسی آگ ہے جو جس پر پڑتی ہے اسے جلا کر خاکستر کر دیتا ہے اور ایسی ہوا ہے جو ایمان کی کھیتی کو آناً فاناً ویران کر دیتی ہے۔

ہم آجکل کے معاشرہ پر جب نگاہ ڈالتے ہیں تو قریہ قریہ بستی بستی ہر جگہ اور ہر مقام پر جہاں کہیں بھی دو دوست ملتے ہیں یا کسی کے درمیان اچھے تعلقات قائم ہوتے ہیں یا کوئی یکدم حادثہ پیش آتا ہے تو ہمیں قسم قسم کی بدظنیوں کی بھرپور بھنبھناہٹ سنائی دیتی ہے۔ ان عیوب کا شکار یہ سمجھ نہیں پاتا کہ وہ اس زہر کو کھا کر اپنے تئیں ہلاک کر رہا ہے۔

بدظنی عموماً بغض و حسد کی وجہ سے کی جاتی ہے کہ فلاں ترقی کیوں کر رہا ہے یا دوسرے آدمی کو ذلیل کرنے کے لئے یا دوستوں کے درمیان نفرت و نفاق پیدا کرنے کے لئے بدظنی کی جاتی ہے۔ اس سے بڑھتی ہوئی ترقی کو تنزل کر دیا جاتا ہے۔ بدظنی جماعتوں کو اتحاد و محبت سے کوسوں دور لے جاتی ایک دوسرے کا دشمن بناتی اور نفرت و نفاق کا زہر بھرا بیج بوتی ہے۔

پس ہمیں چاہیئے کہ اس سے قبل کہ یہ بادِ سموم ایمان کی سرسبز تازہ کھیتی کے قریب پہنچ کر ایمان کی فصل کو اجاڑ دے اور ہمیں دنیا و آخرت میں خدا تعالیٰ کے قہر و غضب کا مورد بنائے۔ بچ جائیں تا خدا تعالیٰ کی رضا کی جنتوں کے ٹھنڈے درختوں کی ٹھنڈی چھاؤں میں آرام و سکون سے زندگی گذاریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانے والا جو اپنے افعال شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے"

(کشتی نوح)

خدا تعالیٰ ہم سب کو بدظنیوں سے بچائے۔ آمین۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

اُذْكُرُوْا مَوْتَاكُمْ بِالْخَيْرِ

محترم مختار احمد صاحب ہاشمی دارالصدر شرقی ربوہ

میرے چچازاد بھائی عزیزم محمد ارشاد احمد ہاشمی۔ پی ای سی ایچ سوسائٹی کراچی میرے چھوٹے چچا سید وزیر علی شاہ صاحب مرحوم کے اکلوتے بیٹے تھے۔ تعلیم سے فراغت پر دہلی میں گورنمنٹ سروس کا آغاز کیا۔ تقسیم ملک ہونے پر کراچی منتقل ہو گئے۔ یہاں سول ایوی ایشن گورنمنٹ آف پاکستان میں کام کرتے تھے۔ حسن کارکردگی کی وجہ سے اپنے ڈیپارٹمنٹ میں درجہ بدرجہ ترقی پاتے گئے اپنے ماتحتوں سے نرمی اور محبت کا سلوک کرتے اور افسرانِ بالا کا مناسب احترام کرتے۔ اسی وجہ سے اپنے ماحول میں عزت کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔

جماعتی تنظیم کے تحت مختلف اوقات میں مختلف عہدوں پر خدمت سرانجام دیتے رہے خاموش طبع اور نیکی کے کاموں میں سبقت لے جانے والے تھے۔ پنجگانہ نمازوں کے علاوہ نماز تہجد کا بڑی باقاعدگی سے التزام رکھتے اور خشوع و خضوع سے دعائیں کرنے کے عادی تھے۔ مرکزی کارکنان سے بڑی محبت اور عقیدت سے پیش آتے۔

کچھ عرصہ سے انہیں تبخیر معدہ اور دل کی تکلیف تھی ماہ اکتوبر ۱۹۷۶ء میں ہسپتال میں زیر علاج رہے صحت یاب ہو کر گھر آ گئے ۱۹ نومبر کی درمیانی شب ایک بجے کے قریب طبیعت خراب ہو گئی۔ ہارٹ سپیشلسٹ کی تجویز کردہ دوا کھانے سے کچھ وقت کے لئے افاقہ ہو گیا۔ مگر ۳ بجے شب طبیعت پھر خراب ہو گئی۔ لہٰذا انہیں فوراً جناح ہسپتال میں لے جانے کا انتظام کیا گیا۔ جہاں علاج ہونے سے طبیعت سنبھلنا شروع ہو گئی۔ صبح دس بجے طبیعت کافی بہتر معلوم ہوتی تھی مگر ان کا وقت مقدر آ پہنچا تھا۔ گیارہ بجے شدید قسم کا ہارٹ اٹیک ہوا اور اپنے آقائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

خبر ملتے ہی کراچی میں مقیم سارے عزیز و اقارب جمع ہو گئے اور سوسائٹی کے قبرستان میں رات نو بجے سپرد خاک کر دیا گیا بوقت وفات عمر ۵۸ سال کے قریب تھی۔ مرحوم کی یادگار ایک لڑکا چار لڑکیاں اور بیوہ ہیں۔ لڑکا اور دو لڑکیاں شادی شدہ ہیں اور دو لڑکیاں ابھی قابل شادی ہیں۔ جماعت سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرماتے ہوئے انہیں جنت میں بلند مقام بخشے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

انصار اللہ کے چندہ جات کی شرح

مجلس انصار اللہ کے چندہ جات کی شرح حسب ذیل ہے:-

۱۔ **چندہ مجلس**:- چندہ مجلس کل آمد پر ایک پیسہ فی روپیہ بشرطیکہ تین روپے سالانہ سے کم نہ ہو۔

۲۔ **چندہ سالانہ اجتماع**:- چندہ سالانہ اجتماع ماہوار آمد کا ڈیڑھ فیصد سالانہ بشرطیکہ تین روپے سالانہ سے کم نہ ہو۔

۳۔ **چندہ اشاعت لٹریچر**:- چندہ اشاعت لٹریچر کم از کم ایک روپیہ سالانہ فی رکن۔

زعماء کرام انصار اللہ سے درخواست ہے کہ صحیح آمد پر بجٹ ۷۸-۱۹۷۷ء تیار کر کے جلد ارسال فرمائیں۔ اور شرح کے مطابق احباب سے وصولی کا اہتمام فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

جملہ اراکین مجلس خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

یکم تبلیغ تا سات تبلیغ مجالس خدام الاحمدیہ نے ہفتہ وصولی منایا۔ اس دوران اگر کسی وجہ سے آپ مالی جہاد کے سلسلہ میں اپنا فرض ادا کرنے سے قاصر رہے ہوں تو اولین کوشش میں اپنے چندہ جات اور بقایا جات ادا فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(مہتمم مال۔ خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ناصرات و اطفال متوجہ ہوں

امسال مرکز کی طرف سے اطفال اور ناصرات کے لئے مضمون نویسی کے لئے عنوان "حضرت مصلح موعود کا بچوں سے مشفقانہ سلوک" مقرر کیا گیا ہے۔ یہ مضمون ۳۱ جولائی تک مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے۔ مضمون ۱۵۰۰ الفاظ پر مشتمل ہو۔ اوّل۔ دوم اور سوم انعامات علی الترتیب -/۵۰ -/۳۰ -/۲۰ روپے ہوں گے

(سیکرٹری تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شجرکاری

(محترم جناب غلام احمد صاحب عطاء ناظر زراعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

پاکستان ایک زرعی ملک ہے۔ اسکی بیشتر آبادی کا انحصار زراعت اور پرورش حیوانات پر ہے۔ ہمارے ملک کی تقریباً ۸۰ فیصد آبادی دیہات میں آباد ہے اور ان میں سے اکثر کی گزر اوقات اور زندگی کا سہارا مویشیوں پر ہے۔ آجکل کی نسبت جب ہمارے ملک کی آدم شماری اور مویشیوں کی تعداد کم تھی تو جانوروں کے لئے گھاس اور دیگر جڑی بوٹیاں جو اُن کی خوراک بن سکتی ہیں کے وسائل کثرت سے موجود تھے لیکن جوں جوں انسانوں اور جانوروں کی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا یہ وسائل کم ہوتے گئے اور اب پہلی سی صورت نہیں رہی۔ کثرتِ استعمال سے چراگاہیں یا تو ناپید ہوگئی ہیں یا بالکل ناقص ہیں اور ضروری چارہ مہیا کرنے سے قاصر ہیں۔

اس لئے ہمیں اِس قسم کی شجرکاری کی مہم چلانی چاہیئے جس سے نہ صرف جنگلات کے دیگر گوناگوں فوائد حاصل ہوں بلکہ مویشیوں کے لئے مناسب غذائیت رکھنے والا چارہ مہیا ہو سکے اور اس طرح مویشیوں کی خوراک کی کمی کا مسئلہ بھی حل ہو جائے۔

اب جنگلات میں ایسے درخت ہونے چاہئیں جو نہ صرف چارہ ہی دیں بلکہ آلاتِ کشاورزی اور ایندھن بھی مہیا کریں۔ اِس سلسلہ میں بعض درختوں کا اِس مضمون میں ذکر کیا جاتا ہے۔ زمیندار احباب خصوصاً اور دیگر احباب بھی عموماً اس سے فائدہ اُٹھائیں اور ملکی معیشت میں حسبِ مقدور اضافہ کرنے کا باعث بنیں۔

سبز چارے کیلئے موزوں درخت

(۱) کیکر :- خشک آب و ہوا میں پیدا ہوتا ہے۔ سردیوں کے موسم میں اسکی شاخ تراشی کر کے بھیڑ بکریوں کو کھلایا جاسکتا ہے۔ اس کی کچی پھلیاں مویشیوں کے لئے بہترین چارہ ہیں۔ کلّر زمین میں بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ لکڑی اور کوئلہ جلانے کے لئے بہترین ہے۔ چھال چمڑا رنگنے کے کام آتی ہے۔

(۲) پھلاہی :- یہ درخت دامنِ کوہ میں شمال مغربی علاقوں میں ہوتا ہے۔ بہت سخت جان ہے اور تھوڑی سی بارش اور کمزور زمین میں بھی ہو جاتا ہے۔ شاخوں پر بھیڑ بکریاں گزر اوقات کرتی ہیں۔ باڑ کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

(۳) سرس :- یہ درخت میدانی علاقوں میں جہاں پانی مل سکے آسانی سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کے پتے بہترین چارہ مہیا کرتے ہیں۔ اس کی سبز پھلیاں چارہ کی مقدار میں اضافہ کرتی ہیں۔ اس کی سیاہ لکڑی بہت خوبصورت ہوتی ہے۔

(۴) کھیر :- یہ درخت پہاڑی علاقوں میں ۳ ہزار فٹ کی بلندی تک پیدا ہوتا ہے۔ پھلاہی اور کیکر کی طرح اس کے پتے بھی چارہ کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ اس میں سے کتھا نکلتا ہے۔ اس کا کوئلہ بھی اچھا بنتا ہے۔

(۵) کچنار :- دامنِ کوہ اور میدانی علاقوں میں یکساں ہوتا ہے۔ اسکے چوڑے پتے اور پھلیاں چارہ کیلئے موزوں ہوتی ہیں۔ اس کے پھول اور کلیاں بطور سبزی استعمال ہوتی ہیں۔ پتوں سے اب بیڑیاں بھی بننے لگی ہیں۔

(۶) ڈھاک :- یہ خودرو نہیں لیکن لگایا جا سکتا ہے۔ پہاڑی اور میدانی علاقوں میں ہو جاتا ہے۔ اس کے پتے بھینسوں کے چارہ کے کام آتے ہیں۔ اسکے پھولوں کا رنگ بنتا ہے اور بہار کے موسم میں پھول عجیب بہار کا سماں پیش کرتے ہیں۔

(۷) املتاس :- میدانی اور پہاڑی علاقوں میں ہوتا ہے۔ اس کے پھول خوشنما ہوتے ہیں۔ پتے اور پھل چار دوائیوں کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

(۸) سنبل :- خوبصورت درخت ہے۔ پتے مویشیوں کے لئے چارہ کا کام دیتے ہیں۔ روئی سے تکیے اور گدے بھرے جاتے ہیں اور لکڑی ماچس بنانے کے کام آتی ہے۔

(۹) جامن :- تیزی سے بڑھنے والا درخت ہے اور نہری علاقے میں بآسانی پیدا ہو سکتا ہے۔ پتے مویشیوں کے چارہ کے کام آتے ہیں۔ پھل چھوٹے بڑے کو مرغوب ہے۔ سیم زدہ علاقہ میں بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ لکڑی پیکنگ کی پیٹیاں بنانے کے کام آتی ہے۔

(۱۰) سوہانجنا :- تیزی سے بڑھتا ہے پتے اور پھلیاں بہترین چارہ ہیں۔ اس کی پھلیوں سے اچار بھی بنایا جاتا ہے۔

(۱۱) شہتوت :- نہری اور بارانی زمینوں میں آسانی سے ہو جاتا ہے اس کے پتے مویشیوں اور بھیڑ بکریوں کی مرغوب غذا ہیں۔ پتے ریشم کا کیڑا پالنے کے کام آتے ہیں۔ لکڑی آلاتِ کشاورزی اور کھیلوں کا سامان بنانے کے کام آتی ہے۔

(۱۲) کہو :- کہو کا درخت دامنِ کوہ میں پیدا ہوتا ہے۔ اس کے پتے سارا سال چارہ مہیا کرتے ہیں اور جانوروں کے لئے بیش قیمت خوراک ہے۔

(۱۳) بیری :- یہ درخت کم نمی میں بآسانی پیدا ہو جاتا ہے۔ شاخ تراشی کے باوجود اس کی بڑھوتری میں فرق نہیں آتا۔ لکڑی نہایت کارآمد ہے۔ پھل کھانے کے کام آتا ہے۔

(۱۴) رتن :- پہاڑی علاقہ میں پانچ چھ ہزار فٹ کی بلندی پر ہوتا ہے اور سدا بہار ہے۔ پتے مویشیوں کے لئے بہترین چارہ مہیا کرتے ہیں۔ اس کی اس قدر مانگ ہے کہ کوئی درخت بھی شاخ تراشی کے بغیر نظر نہیں آتا۔ لکڑی جلانے اور کوئلہ بنانے کے کام آتی ہے۔

(۱۵) اوبھان (دریائی پاپلر) :- یہ درخت بیلوں (دریائی جنگلوں) میں خودرو ہوتا ہے۔ پتے مویشیوں کے لئے عمدہ چارہ ہیں۔ لکڑی ہلکا فرنیچر بنانے کے لئے کارآمد ہے۔

(۱۶) لسوڑا :- میدانی علاقوں میں بآسانی پیدا ہوتا ہے۔ اس کے پتے چارہ کے لئے مفید ہیں۔ پھل اچار اور چٹنی بنانے کے کام آتا ہے۔

(۱۷) پیپل :- اس درخت کی لکڑی تو بے کار ہے لیکن پتے سردی کے موسم میں چارہ کے لئے بہت مناسب ہیں۔ اونٹ اور بکریاں اسے خوشی سے کھاتے ہیں۔

حیوانات

آپ کی دولت ہیں۔ مہلک بیماریوں سے بچاؤ اور زود اثر علاج کے لئے

جانوروں کی ۲۱ اکسیروں کا رسالہ

۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر حاصل کریں۔

کیور ایٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)

گولبازار ربوہ۔ فون نمبر ۶۰۶

قائدین سے ضروری گزارش

وصول شدہ رقوم جلد مرکز کو بھجوا کر ممنون فرمائیں نیز چندہ جات کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ (مہتمم مالی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ محترم چیف میڈیکل آفیسر صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ تحریر فرماتے ہیں کہ عبدالرزاق صاحب خالد چک ۸۸ ج ب برشمیر روڈ ضلع لائلپور سخت بیمار ہیں اور بی۔اے ایف ہسپتال سرگودھا میں زیر علاج ہیں۔

۲۔ مکرم محمد اکرم صاحب پراپرٹی ڈیلر کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ لکھتے ہیں کہ وہ کافی عرصہ سے معدہ کی بیماری میں مبتلا ہیں۔ مالی پریشانی بھی لاحق ہے۔

۳۔ مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر ڈیرہ غازیخاں لکھتے ہیں کہ انکی اہلیہ محترمہ دس سال سے ذیابیطس کی مریض ہیں۔ ان دنوں گُردے میں پتھری کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں۔

احباب سب مریضوں کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

قائدین کرام خدام الاحمدیہ ہفتہ وصولی کی رپورٹ بھجوائیں۔ مہتمم مالی خدام الاحمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم مولوی عبدالقادر صاحب ضیغم نائب وکیل التبشیر کا جسدِ خاکی بہشتی مقبرہ ربوہ میں سپردِ خاک کر دیا گیا

نمازِ جنازہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھائی جس میں بکثرت احباب شامل ہوئے

ربوہ ۱۶ فروری۔ آج بعد نماز عصر مکرم مولوی عبدالقادر صاحب ضیغم سابق مبلغ اسلام امریکہ وحال نائب وکیل التبشیر ربوہ کا جسدِ خاکی مقبرہ بہشتی ربوہ کے قطعہ مربیان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ مرحوم نے ۱۵-۱۶ فروری کی درمیانی شب کو بارہ بجے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بعمر ۵۶ سال دل اور جگر کے عوارض میں مبتلا رہنے کے بعد وفات پائی تھی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

وفات کے بعد آپ کی میت آپ کے بہنوئی مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب کے مکان واقع ریلوے روڈ محلہ دارالرحمت شرقی میں لے جائی گئی جہاں سے قبل از نماز عصر مسجد مبارک کے ملحقہ میدان میں اسے پہنچایا گیا۔ بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب شامل ہوئے۔ نماز جنازہ کے بعد موصی ہونے کی وجہ سے مقبرہ بہشتی ربوہ کے قطعہ مربیان میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی۔

مکرم ضیغم صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بزرگ صحابی حضرت ماسٹر مولا بخش صاحب رضی اللہ عنہ (مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان) کے فرزند تھے۔ آپ واقفِ زندگی تھے۔ دینی تعلیم کے حصول کے بعد کئی سال تک امریکہ میں بطور مبلغ اسلام کام کرنے کا موقع ملا۔ ان دنوں آپ نائب وکیل التبشیر کے عہدہ پر کام کر رہے تھے اور متعدد خطرناک عوارض میں مبتلا ہونے کے باوجود آپ کی کوشش یہی رہی کہ آخر دم تک دینی خدمات بجا لاتے رہیں۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب اور مکرم ڈاکٹر عبداللطیف قریشی صاحب نے آپ کے علاج کے لئے ہر ممکن کوشش کی لیکن بالآخر اللہ تعالیٰ کی تقدیر غالب آگئی۔

مکرم ضیغم صاحب مرحوم نے اپنی اہلیہ صاحبہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے اپنی یادگار چھوڑے ہیں جن میں سے صرف ایک بیٹی شادی شدہ ہے۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے اور ہر طرح ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین ؂

کراچی کے احباب کے لئے ضروری اطلاع

خاکسار نے اپنے حالیہ دورہ میں کراچی کے احباب کی سہولت کے پیشِ نظر مکرم عبدالرشید صاحب سماٹری کو دفتر مینجر الفضل کا نمائندہ مقرر کیا ہے۔

جملہ احباب سے درخواست ہے کہ وہ ان سے پورا تعاون فرمادیں اور اپنی قیمت اخبار انہیں ادا کر کے ان سے دفتر الفضل کی رسید حاصل کر لیا کریں۔ آئندہ کوشش کی جائے گی کہ کراچی کے کسی بھی خریدار کی خدمت میں یہاں سے وی پی نہ ارسال کیا جائے اور ان کی قیمت اخبار مکرم سماٹری صاحب کے ذریعہ ہی وصول کی جائے تاکہ پرچہ جاری کرنے میں تاخیر نہ ہو۔

(مینجر الفضل۔ ربوہ)

اعلانِ نکاح

میرے بھائی مکرم شیخ خلیل احمد صاحب ابن شیخ محمد علی صاحب مرحوم کا نکاح آمنہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری محمد ابراہیم صاحب بھامڑی سے بعوض دس ہزار روپے حق مہر مورخہ ۵ بروز ہفتہ قبل از نماز ظہر محلہ دارالنصر ربوہ میں مکرم برکت اللہ محمود صاحب مربی سلسلہ احمدیہ مقیم ملتان نے پڑھا۔ اسی روز تقریب رخصتانہ بھی عمل میں آئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ (شیخ جلیل احمد ٹھیکیدار دکھنہ۔ اکبر روڈ ملتان)

روزنامہ الفضل سے تعاون کرنیوالے احباب

حال ہی میں خاکسار نے بحیثیت مینجر الفضل اخبار کی توسیع اشاعت کے لئے متعدد جماعتوں کا دورہ کیا۔ ویسے تو ہر جگہ احبابِ جماعت نے نہایت خلوص اور محبت سے خاکسار سے ہر ممکن تعاون کیا مگر مندرجہ ذیل احباب نے میرے کام کو آسان بنانے میں بھرپور امداد فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال کرے۔ آمین :-

۱۔ مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی

۲۔ 〃 عبدالرشید صاحب سماٹری۔ آپ اپنے دفتری اوقات کے بعد کئی دن تک رات کے دس دس بجے تک کراچی کے دور دراز محلوں میں میرے ساتھ پھرتے رہے اور احبابِ جماعت سے ملاتے رہے۔

۳۔ مکرم تاثیر صاحب احمدی اور آپ کے فرزند عزیز ارجمند عاشی صاحب دونوں نے مجھے قیام کراچی کے دوران ہر ممکن سہولت اور آرام بہم پہنچایا۔

۴۔ مکرم فتح محمد صاحب سٹرما۔ آپ باوجود ناسازیٔ طبع میرے ساتھ بہت سے احمدی دوستوں کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے تعاون کے حصول میں میری امداد فرمائی۔

۵۔ مکرم میاں عبدالحی صاحب مربی سلسلہ احمدیہ مقیم کراچی۔

۶۔ 〃 ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب صدیقی ڈویژنل امیر جماعتہائے احمدیہ حیدر آباد ڈویژن۔

۷۔ 〃 بابو عبدالغفار صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد۔ آپ نے خاکسار کو بعض ہندو معززین سے بھی ملایا۔

۸۔ مکرم مولوی محمد اشرف صاحب ناصر مربی سلسلہ احمدیہ مقیم حیدر آباد۔ آپ نے رات دن ایک کر کے خاکسار کی امداد فرمائی۔

۹۔ مکرم مرزا مظفر احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد۔ آپ نے اپنے حلقۂ احباب میں ۱۹ نئے خریدار بنائے۔

۱۰۔ مکرم ڈاکٹر عقیل بن عبدالقادر صاحب حیدر آباد۔ آپ نے حیدر آباد کے کئی معززین سے مجھے ملایا۔ جن میں متعدد ڈاکٹر صاحبان بھی شامل تھے۔

۱۱۔ مکرم چوہدری رشید احمد صاحب حیدر آباد۔

۱۲۔ 〃 بابو ظہور احمد صاحب پنشنر ریلوے حیدر آباد۔

۱۳۔ 〃 چوہدری رشید احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ ملتان۔

۱۴۔ 〃 میاں رفیق صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع ملتان۔

۱۵۔ 〃 محمد انور صاحب ہاشمی قائد مجلس خدام الاحمدیہ ملتان۔

۱۶۔ 〃 مولوی برکت اللہ صاحب محمود مربی سلسلہ احمدیہ مقیم ملتان۔ آپ نے خاکسار کو متعدد احباب سے ملایا۔

بندہ ان سب کا شکر گزار اور ان کے لئے دعا گو ہے۔ (عباداللہ گیانی مینجر الفضل ربوہ)

ڈورانٹر کام

گھر میں اپنے اور اہل خانہ کی حفاظت اور آرام کے لئے اور دکان۔ دفتر۔ فیکٹری۔ کلینک میں کارکردگی بڑھانے اور قیمتی وقت و محنت بچانے کے لئے مختلف انٹرکام ماڈلز میں سے اپنی پسند کا پائیدار اور دیدہ زیب ماڈل خریدیئے!

ڈیلرز:- اے۔ چوہدری اینڈ کمپنی

۲۵۔ برانڈرتھ روڈ۔ رام گلی ۲ پوسٹ بکس ۱۲۹۵ فون ۵۸۲۴۲ لاہور

برانچ آفس:- ۳ عنایت بلڈنگ۔ ریلوے روڈ لائل پور

ربوہ:- حمید احمد خالد اینڈ کمپنی

بشارت مارکیٹ۔ ربوہ

خاکسار چند دن سے خرابی معدہ اور اختلاج قلب میں مبتلا ہے۔ احباب کرام سے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

(خاکسار نورالدین خوشنویس ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴